منگل | 10-مارچ 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 54 | منگل 10۔ ذیقعدہ۔ 1418ھ 10۔ امان 1377ہش 10-مارچ 1998ء

صادق میں ایک کشش ہوتی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہوگی۔

میں تو جانتا ہوں کہ وہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جائے گا یا درکھو ایک قدم سے ہی انسان ولی بن جاتا ہے۔ جب غیر اللہ کی شراکت نکال لی بس عباد الرحمان میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے دل میں محض خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں تو پھر ایسے کو ہی ہم ولی کہتے ہیں۔ دیکھو صادق کے واسطے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں ایک کشش ہوتی ہے وہ خالی جاتا ہی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 312)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے۔؟ اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیراللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے تو وہ اس مصفا آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کر کے اسے خدا سے دور ڈال دیتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے لیکن جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے وہ غیریت کو جلا کر اسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اصل اصل جگہ پر آجاتی ہے عضو کے ٹوٹنے اور پھر چڑھنے میں جس طرح تکلیف ہوتی ہے، لیکن ٹوٹا ہوا عضو کہیں زیادہ تکلیف دیتا ہے (۔) ایک وقت آجاتا ہے کہ اس کو بالکل کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے استقامت کے حصول کے لئے اولاً ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں، لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 33)

درخواست دعا

○ محترم مولوی محمد دین صاحب شاہد مربی سلسلہ بوجہ شوگر اور پھیپھڑوں میں انفیکشن سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ کے چھوٹے بھائی مکرم میجر محمد الیاس خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

تقریبات نکاح و شادی

○ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب (ولد مبارک احمد ظفر صاحب کارکن مجلس انصار اللہ پاکستان) حال کیلگری کینیڈا کی شادی مورخہ 6 فروری 1998ء کو تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں منعقد ہوئی۔ مورخہ 8 فروری کو دعوت ولیمہ ربوہ میں ہوئی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ عزیز موصوف کا نکاح 12 ستمبر 1997ء کو عزیزہ عرفانہ رانی بنت مکرم شریف احمد خان صاحب نمبردار کے ہمراہ مکرم بشیر احمد خان صاحب زعیم انصار اللہ تونسہ شریف نے دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

○ عزیزہ رضوانہ ظفر صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ 8 فروری 1997ء کو منعقد ہوئی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر انصار اللہ پاکستان نے اس تقریب میں دعا کروائی۔

عزیزہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 26 جنوری 1997ء کو بیت المبارک میں بہمراہ مکرم حافظ جواد احمد نعیم صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم شیخ سجاد احمد خالد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ 25 ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے کیا۔ مکرم نصیر احمد ظفر صاحب اور عزیزہ رضوانہ ظفر محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب (استاذ الجامعہ۔ وفات یافتہ) کے پوتا پوتی اور حضرت حافظ فتح محمد صاحب بلوچ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑپوتا پڑپوتی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بغیر کوئی نعمت حاصل نہیں ہو سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حاجتمند ہو تم اس احتیاج کا احساس پیدا کر لو۔ تم یہ سمجھ لو کہ دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی اخروی نعمت ہمیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ اس کا فیصلہ نہ کرے۔ کیونکہ اس دنیا کی ملکیت بھی اس کے قبضہ میں ہے اور اس دنیا کی نعمتیں بھی اس کے ارادہ اور منشاء کے بغیر کسی کو مل نہیں سکتیں۔ تمہیں (۔) جوتی کا ایک تسمہ بھی اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ ہر چیز میں ہر وقت اور ہر آن تم محتاج ہو۔ تمہارے اندر اپنے رب کی احتیاج ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارا محتاج نہیں۔ خدا تعالیٰ تو غنی ہے (۔) حقیقی غناء اسی کی ذات میں ہے۔ کوئی اور ہستی ایسی نہیں کہ جس کی طرف ہم حقیقی غناء کو منسوب کر سکیں۔ اور کہہ سکیں کہ اس کے اندر غناء پائی جاتی ہے اور وہ غنی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ صفات باری کا مظہر بنتے ہوئے غناء کی صفت بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق اپنے رب سے پائے۔ پھر وہ ایک معنی میں غنی بھی بن جاتا ہے، ایک معنی میں وہ ربوبیت بھی کرتا ہے اور رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ رحیمیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ وہ معاف بھی کرتا ہے اور (جزا سزا کے دن کا مالک ہونے) کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ لیکن یہ سب نسبتی اور طفیلی چیزیں ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی دی ہوئی توفیق سے صفات باری کا مظہر بنتا ہے۔ اگر خدا کا سہارا نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی صفات کا کون مظہر بن سکے؟ ہاں جب اللہ تعالیٰ خود اپنا سہارا دیتا ہے اور اپنے فضل سے نوازتا ہے تو انسان اس کی صفات کاملہ کا محدود دائرہ میں اور طفیلی طور پر مظہر بھی بنتا ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق بنتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۔) کامل غناء والی ذات تو اللہ کی ہے اور وہ غنی ہونے کے لحاظ سے تمہارا محتاج نہیں ہے اور الغنی کے اندر یہ مفہوم بھی آگیا (جس کو پہلے فقرہ میں کھول کر بیان کیا گیا تھا) کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی احتیاج ہے۔ تم زندہ نہیں رہ سکتے جب تک حیؔ خدا تمہاری زندگی کی ضرورت کو پورا کرنے والا نہ ہو۔ اور اپنی حیات کاملہ سے تمہیں ایک عارضی زندگی نہ عطا کرے۔ تمہاری استعدادیں اور قوتیں قائم نہیں رہ سکتیں۔ جب تک کہ خدائے قیوم کا تمہیں سہارا نہ ملے۔ سب تعریفوں کی مالک اس کی ذات ہے۔ اس لئے وہ تمہاری احتیاجوں کو پورا کرتا ہے اور تمہارے دل سے یہ آواز نکلتی ہے (۔) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ تم اس کے محتاج ہو اور وہ تمہارا محتاج نہیں اس لئے تم اپنی فکر کرو (۔) اگر وہ چاہے تو روحانی حیات سے تمہیں محروم کر دے (۔) اور ایک اور ایسی قوم پیدا کر دے۔ جو اپنے کو اس کے لئے فنا کر دے اور اس میں ہو کر ایک نئی زندگی پائے۔

(از خطبہ 18 اخاء 1347ہش)

○○○

نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس- ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

10 امان 1377 ھش — 10 مارچ 1998ء

عبادات اور اعمال

عبادت کرتے ہوئے انسان خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ جھکتا ہے اور زمین پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ بعض اوقات بعض لوگوں کے دل میں خیال آتا ہے کہ آخر ان حرکات کا کیا فائدہ ہے۔ عبادت تو وہ الفاظ ہیں جو زبان سے کہے جاتے ہیں اور جن کا دل پر اثر ہونا چاہئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ زبان سے کہے جانے والے الفاظ کے ساتھ ساتھ یہ حرکات یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا اور اس کے سامنے جھک جانا اور سر کو زمین پر رکھ دینا یعنی سجدہ کرنا یہ بھی دل کی کیفیت کی علامات بتانے کے لئے ضروری ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے نہایت ادب کے ساتھ کھڑا ہو کر خدمت کرنے کے لئے تیار ہے۔ پھر وہ جھک جاتا ہے۔ یہ اس سے بھی اگلا قدم ہے۔ اور سب سے آخری قدم ادب کا اور خدمت گاری کے ارادے کا یہ ہے کہ انسان سجدے میں چلا جاتا ہے اور اپنے آپ کو کمال تذلل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ گویا کہ اسے کہتا ہے کہ میں اپنے وجود کی نفی کرتا ہوں۔ اور اپنے وجود کی نفی کرنا ہی دراصل عبادت کا مقصود ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ تو ہی سب کچھ ہے اور ہم لاشے ہیں۔ ہم تیرے ہر حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب تک زبان کے الفاظ کے ساتھ ساتھ دل کی یہ کیفیت ظاہر نہ ہوتی چلی جائے۔ اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا کہ جو کچھ الفاظ ہم نے کہے ہیں ان کا مطلب خود بھی سمجھا ہے کہ نہیں۔ اور سمجھا ہے تو عملی طور پر کس حد تک ان کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

پس عبادت کرتے ہوئے نہ صرف زبان سے الفاظ کی ضرورت ہے بلکہ دل کے ساتھ ایسی حرکات کی بھی ضرورت ہے جو الفاظ کا ساتھ دیں۔ اور ہمارے دل میں یقین پیدا کریں کہ ہم جو الفاظ کہہ رہے ہیں ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس راز کو سمجھیں اور اپنی عبادات کے الفاظ کو اعمال میں ڈھال سکیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔

زندگی

جبکہ جاری ہو تعطّل جبکہ طاری ہو جمود — ختم ہو جاتا ہے قومی زندگانی کا وجود
بہتے پانی میں تلاطم' بحر میں مدّوجزر — زندگانی کا پتہ دیتے ہیں ہر دم سربسر
میکدہ ہے میکدہ جب تک کہ ہے گردش میں جام — کشمکش ہے زندگی کا موت سناٹے کا نام
گردشِ شمس و قمر ہے زندگانی کا ثبوت — بے حسی اور خامشی کو موت کہہ دو' یا سکوت
زندگی اک موج ہے شعلہ ہے اک سیلاب ہے — زندگانی درحقیقت قوتِ بے تاب ہے
وہ اٹھا بادل افق سے برق چمکی غل ہوا — کُھل کے برسی ہے گھٹا ہر سمت پانی بہہ پڑا
خشک ٹیلے بھی ہرے ہیں ہر طرف روئیدگی — جھاڑی جھاڑی' پَودا پَودا' غنچہ غنچہ زندگی
مثلِ بوئے مُشک یا کہ موسم فصلِ بہار — چھپ کے رہ سکتی نہیں ہے زندگانی زینہار
بے عمل اک خار ہے اور باعمل مقبول ہے — رنگ و بو عزم و عمل ہیں زندگی اک پھول ہے
ابتلاء و رنج و غم میں مسکرانا زندگی — ہے غمِ انساں میں اشکوں کو بہانا زندگی
زندگی انمول شے ہے اس کی قیمت کم نہیں — پھول اور آنسو تو ہے پر زندگی شبنم نہیں
یہ شرارا ہے کبھی شعلہ کبھی اور آگ بھی — اس کی تلخی میں نہاں ہے میٹھا میٹھا راگ بھی
زندگی دھارے میں ہے ہر موج میں ہر لہر میں — زندگی دریا کی صورت ہے رواں اس دہر میں
زندگی کانٹوں میں ہے' پھولوں میں گلزاروں میں ہے — چاند سورج کی شعاعوں میں ہے اور تاروں میں ہے
ہے دلِ مضطر کی تہہ میں حرکتِ دل اس کا نام — اور پروازِ نظر میں تیر و ترکش کا مقام
نامرادی کاہلی سے زندگی پُر انتشار — حادثاتِ زندگی سے راہِ منزل کا نکھار
دولتِ صبر و قناعت پر بھی جی لیتے ہیں لوگ — راہِ حق میں تلخیوں کے گھونٹ پی لیتے ہیں لوگ

اہلِ حق جیتے بھی ہیں پر اس طرح مرتے ہیں وہ
زندگی کو زندگی سے جاوداں کرتے ہیں وہ

فیض چنگوی

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے امریکہ میں احمدیہ ٹیلی ویژن احمدیہ کے ارتھ سٹیشن کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا:-

○ یہ جو ٹیلی ویژن کا افتتاح ہو رہا ہے۔ ......اب میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے Volunteer ہر جگہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کو توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ فرمودہ 14 اکتوبر 1994ء)

ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے وقف اولاد کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال (1998ء) میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ کے پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جاسکے۔

اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

بچے کلام الٰہی صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

فَاِنَّ مَلَاذِیْ مُسْتَعَانٌ یُحِبُّنِیْ
وَ یَسْقِیْنِیْ مِنْ کَاْسِ الْوِصَالِ فَاَشْرَبُ

سو یقیناً میری پناہ تو وہ وجود ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے (اور) وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے وصال کا پیالہ پلاتا ہے سو میں پیتا ہوں

غَیُوْرٌ فَیَاْخُذُ رَاْسَ خَصْمِیْ اِذَا اعْتَدٰی
غَفُوْرٌ فَیَغْفِرُ زَلَّتِیْ حِیْنَ اُذْنِبُ

وہ غیرت مند ہے وہ میرے دشمن کو سر سے پکڑ لیتا ہے جب وہ حد سے بڑھتا ہے وہ بخشنہار ہے وہ میری لغزش کو ڈھانپ دیتا ہے۔ جب میں قصور کرتا ہوں۔

وَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنْ رَیَاحِیْنِ غَیْرِہٖ
وَ عَذَابُ شَوْکٍ مِّنْہُ عَذْبٌ وَّ طَیِّبٌ

میں اس کے غیر کی (طرف سے آنے والی) خوشبوؤں سے بھی بیزار ہوں اور اس کی طرف سے کانٹے کی تکلیف بھی (میرے نزدیک) شیریں اور عمدہ ہے۔

یُحِبُّ التَّذَلُّلَ وَالتَّوَاضُعَ رَبُّنَا
فَمَنْ یَّنْزِلَنْ عَنْ فَرَسِ کِبْرٍ یَّرْکَبُ

ہمارا رب تو عاجزی اور انکساری کو پسند کرتا ہے۔ جو تکبر کے گھوڑے سے نیچے اتر آئے وہی شاہ سوار بن جاتا ہے۔

وَلِلصَّابِرِیْنَ یُوَسِّعُ اللّٰہُ رَحْمَۃً
وَیَفْتَحُ اَبْوَابَ الْجَدٰی وَ یُقَرِّبُ

اور صبر کرنے والوں کے لئے خدا اپنے رحم کو وسیع کرتا ہے اور عطا کے دروازے کھول دیتا اور قرب بخشتا ہے۔

تَعَرَّفْتُہٗ حَتّٰی اَتَتْنِیْ مَعَارِفٌ
وَاِنَّ الْفَتٰی فِیْ سُؤْلِہٖ لَا یَلْغَبُ

(مجاہدہ سے) میں نے پے در پے رب کو طلب کیا یہاں تک کہ میرے پاس معارف آگئے اور یقیناً باہمت انسان سوال کرنے میں نہیں تھکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا تعالیٰ کا اس طرح ذکر فرماتے ہیں کہ وہی آپ کی پناہ ہے اور وہ ایسی ہستی ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے تو وہ مدد عطا کرتا ہے۔ اسنے خود فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو مجھے بلاؤ میں تمہیں جواب دوں گا۔ یعنی دعا کرو اور میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ مجھے اپنا قرب عطا کرتا ہے ایسا قرب جسے وصال کہا جا سکتا ہے اور وہ وصال کا پیالہ پلاتا ہے اور میں پیتا ہوں۔ یہ خدا تعالیٰ کے قرب کی علامت ہے اور آپ اسی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ یہ بات بھی یقینی ہے کہ ہر وہ شخص جس سے خدا تعالیٰ پیار کرتا ہے اور جس کی لغزشوں اور جس کے گناہوں کو وہ ڈھانپ لیتا ہے اس کے لئے وہ ایسی غیرت دکھاتا ہے کہ اگر کوئی دشمن اس پر چڑھائی کرے تو وہ اسے روک دیتا ہے۔ اس کی مخالفت کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اور اپنے تعلق ہی کی بنا پر آپ فرماتے ہیں کہ میرا تعلق تو صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے ہے اس کی طرف سے اگر مجھے کوئی تکلیف بھی ملے تو میں اس میں شیرینی محسوس کرتا ہوں۔ جبکہ اس کے غیر کی طرف سے آنے والی کوئی بات کوئی خوشبوؤں بھری بات بھی ہو تو میں اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔ دراصل خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان عاجزی اور انکساری کو اختیار کرے کیونکہ اسے عجز اور انکسار پسند ہے۔ لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ گھوڑے پر چڑھ کر انسان شاہسوار بن جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو شخص تکبر کے گھوڑے پر سوار ہو اسے صرف اس وقت شاہسوار کہا جا سکتا ہے جب وہ گھوڑے سے نیچے اتر آئے۔ ایک اور صفت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور جن لوگوں میں وہ صفت ہوتی ہے ان پر رحم نازل فرماتا ہے وہ ہے صبر کرنا۔ ہر وہ شخص جو صبر کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا کرتا ہے اور اس کی مرادیں پوری ہونے لگتی ہیں۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ اگر انسان کوشش کرے اور مسلسل خدا تعالیٰ کے وصال کا طالب ہو تو وہ اسے اپنا وصال عطا کرتا ہے اور اس کے سامنے معارف کھلنے لگتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ مجاہدہ مسلسل ہونا چاہئے یہ نہیں کہ انسان ہمت ہار کر بیٹھ جائے کیونکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے باہمت انسان وہ ہے جو مانگنے سے تھکتا نہیں۔ سوال کرتا ہے اور کرتا ہی چلا جاتا ہے اور حقیقت میں اس کا یہ سوال خدا تعالیٰ کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے حصول میں مسلسل کوشش کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ مل جاتا ہے۔

پس آیئے ہم بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرے اور ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اس سے اپنی محبت کا اظہار کر سکیں۔ وہ ہمارے لئے سب کچھ ہو جائے۔ اس کی طرف سے تکلیف بھی آئے تو ہمارے دل میں خوشی پیدا ہو۔ ہم اس کو اچھی چیز سمجھیں اور اس کے غیر کی طرف سے اگر بظاہر اچھی چیزیں بھی آئیں تو ان سے ہم بیزار ہوں۔ تکبر کا شائبہ بھی ہم میں نہ پایا جائے گویا کہ ہم تکبر کے گھوڑے سے نیچے اتر آئیں۔ اور مسلسل خدا تعالیٰ کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اسے پالیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

○○○

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ مجرد عقلی خیالوں میں صرف اتنا ہی نقص نہیں کہ وہ مراتب یقینیہ سے قاصر ہیں اور دقائق الٰہیات کے مجموعہ پر قابض نہیں ہو سکتے بلکہ ایک یہ بھی نقص ہے کہ مجرد عقلی تقریریں دلوں پر اثر کرنے میں بھی بغایت درجہ کمزور و بے جان ہیں اور کمزور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسی کلام کا دل پر کارگر ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ اس کلام کی سچائی سامع کے ذہن میں ایسی متحقق ہو کہ جس میں ایک ذرا شک کرنے کی گنجائش نہ ہو اور دلی یقین سے یہ بات دل میں بیٹھ جائے کہ جس واقعہ کی مجھ کو خبر دی گئی ہے اس میں غلطی کا امکان نہیں اور ابھی ظاہر ہو چکا ہے کہ مجرد عقل یقین کامل تک پہنچا ہی نہیں سکتی۔ پس اس صورت میں یہ بات بدیہی ہے کہ وہ آثار کہ یقین کامل پر مترتب ہوتے ہیں اور تاثیریں کہ جو یقینی کلام دلوں پر کرتی ہے جو مجرد عقل سے ہرگز متوقع نہیں اور اس کا ثبوت روزمرہ تجربہ سے ظاہر ہے مثلاً ایک شخص ایک دور دراز ولایت کا سیر کر کے آتا ہے تو جب اپنے وطن میں پہنچتا ہے تو ہر ایک خویش و بیگانہ اس ولایت کی خبریں اس سے دریافت کرتا ہے اور اس کی چشم دید خبریں بشرطیکہ وہ دروغ گوئی کی عادت سے متہم نہ ہو دلوں پر بہت اثر کرتی ہیں۔ اور بغیر کسی تردد اور شک کے فی الواقعہ راست اور صحیح سمجھی جاتی ہیں۔ بالخصوص جب ایسا مخبر ہو کہ لوگوں کی نظر میں ایک بزرگوار اور صالح آدمی ہو۔ اس قدر تاثیر اس کی کلام میں کیوں ہوتی ہے اس لئے ہوتی ہے کہ اول اس کو ایک شریف اور راستباز تسلیم کر کے پھر اس کی نسبت یہ یقین کیا گیا ہے کہ وہ جو ان ملکوں کے واقعات بیان کرتا ہے اس کو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جو جو خبریں بتلاتا ہے وہ اس کا چشم دید ماجرا ہے۔ پس اسی باعث سے اس کی باتوں کا دلوں پر سخت اثر واقع ہوتا ہے۔ اور اس کے بیانات طبیعتوں میں ایسے جم جاتے ہیں کہ گویا ان واقعات کی تصویر نظر کے سامنے آموجود ہوتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات جب وہ اپنے سفر کی ایک رقت آمیز حکایت سناتا ہے یا کسی قوم کا دردانگیز قصہ بیان کرتا ہے تو سنتے ہی وہ بات سامعین کے دل کو ایسا پکڑ لیتی ہے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور ان کی ایک ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ گویا وہ موقعہ پر موجود ہیں اور اس واقعہ کو بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے گھر کی چاردیوار سے کبھی باہر نہیں نکلا نہ اس ملک میں کبھی گیا اور نہ دیکھنے والوں سے کبھی اس کا حال سنا اگر وہ اٹھ کر صرف اپنی اٹکل سے اس ملک کی خبریں بیان کرنے لگے تو اس کی بک بک سے خاک بھی تاثیر نہیں ہوتی۔ بلکہ لوگ اسے کہتے ہیں کہ کیا تو پاگل اور دیوانہ ہے کہ ایسی باتیں بیان کرنے لگا کہ جو تیرے معائنہ اور تجربہ سے باہر ہیں اور تیرے ناقص علم سے بلند تر ہیں۔ اور اس پر ایسا ہی کہتے ہیں کہ جیسا ایک بزرگ نے کسی احمق کا قصہ لکھا ہے کہ وہ ایک جگہ گیہوں کی روٹی کی بہت سی تعریفیں کر رہا تھا کہ وہ بہت ہی مزیدار ہوتی ہے اور جب پوچھا گیا کہ تو نے بھی کبھی کھائی ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے کھائی تو کبھی نہیں پر میرے دادا جی بات کیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہم نے کسی کو کھاتے دیکھا ہے۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق سے نیچے نہیں جاتی۔ ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوزوگداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے۔ جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا ہے اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّیٰ اور مبرّیٰ پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے۔ مگر جس دل میں کوئی کسی قسم کا بھی رخنہ یا ناپاکی ہے اس کو لعنتی بناتا ہے۔

پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کون سی ہے؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

دیانت اور امانت

دیانت اور امانت انسانی اخلاق کی بہت بڑی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے آنحضرت ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ بعثت سے قبل امانت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ حتی کہ اپنے ہم وطنوں میں آپ "الامین" کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ اور عرب میں آپ کی ذات ہی الصادق اور الامین کی مشار" الیہ سمجھی جاتی تھی۔ آپ کی یہ خوبی ایسی تھی۔ کہ غیر مسلموں پر بھی اس کا خاص اثر ہے۔ چنانچہ مسز اینی بیسنٹ جو ہندوستان میں تھیوسافیکل سوسائٹی کی پیشوا اور بڑی مشہور یورپین لیڈی ہیں۔ لکھتی ہیں۔ کہ:۔

"پیغمبر اعظم (ﷺ) کی جس بات نے میرے دل میں ان کی عظمت و بزرگی قائم کی ہے۔ وہ ان کی وہ صفت ہے۔ جس نے ان کے ہم وطنوں سے الامین کا خطاب دلوایا۔ کوئی صفت اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی بات اس سے زیادہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے قابل اتباع نہیں۔ ایک ذات جو مجسم صدق ہو۔ اس کے اشرف ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی شخص اس قابل ہے کہ پیغام حق کا حامل ہو۔"

آنحضرت ﷺ کے فیض صحبت نے جہاں صحابہ کرام میں اور بے شمار خوبیاں پیدا کر دی تھیں۔ وہاں دیانت و امانت میں بھی ان لوگوں کا پایہ بہت بلند کر دیا تھا۔ چنانچہ سخت ابتلا کے مواقع پر بھی ان کے پائے دیانت نے کبھی لغزش نہیں کھائی۔ چند واقعات بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

(1) ایک مرتبہ رومیوں کے ساتھ جنگ میں ایک نوجوان مجاہد کو ایک گھڑا ملا۔ جو کہ اشرفیوں سے پر تھا۔ وہ اگر چاہتے۔ تو اسے اپنے لئے رکھ سکتے تھے۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اسے اٹھا کر سالار جیش کی خدمت میں لے آئے۔ جنہوں نے اسے مسلمانوں میں بحصہ رسدی بانٹ دیا۔ لیکن اس دیانت داری کا ان پر ایسا اثر تھا۔ کہ کہا۔ اگر اسلام کا یہ حکم نہ ہوتا۔ کہ خمس سے پہلے کسی کو عطیہ نہیں دیا جا سکتا۔ تو میں اشرفیاں تمہیں دے دیتا۔ لیکن اب صرف یہ کر سکتا ہوں۔ کہ اپنا حصہ تمہارے حوالے کر دوں۔ سو یہ حاضر ہے۔ لیکن ان کی بے نیازی ملاحظہ ہو۔ کہ کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

(2) حضرت ابی بن کعبؓ کو ایک مرتبہ ایک تھیلی کہیں سے ملی۔ جس میں سو اشرفیاں تھیں۔ لیکن اسے اپنے پاس رکھ لینے کا خیال تک ان کے دل میں نہ گذرا۔ اور اٹھا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ایک سال تک مالک کی جستجو میں اعلان کرتے رہو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن ایک سال کے بعد پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ مالک نہیں ملا۔ آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے پھر ایک سال تک تلاش کیا۔ مگر کوئی دعویدار نہ ملا تیسرے سال پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے پاس رکھو۔ اگر مالک مل گیا۔ تو خیر۔ ورنہ خرچ کر لو۔

(3) ایک مرتبہ حضرت سفیانؓ بن عبداللہ ثقفی کو کسی کا توشہ دان کہیں سے ملا۔ جسے وہ حضرت عمرؓ کے پاس لے آئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ ایک سال تک اعلان کرو۔ اگر مالک کا پتہ نہ چلے۔ تو تمہارا ہے۔ جب سال گذرنے پر بھی مالک نہ ملا۔ تو آپ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اب یہ تمہارا ہے۔ مگر آپ نے کہا۔ کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اس وجہ سے حضرت عمرؓ نے اسے بیت المال میں داخل کر دیا۔

(4) حضرت مقدادؓ کسی باغ میں گئے۔ تو دیکھا۔ کہ ایک چوہا بل سے اشرفیاں نکال کر باہر ڈال رہا ہے۔ جو تعداد میں اٹھارہ تھیں۔ آپ اٹھا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ تم نے خود تو بل سے نہیں نکالیں۔ بولے۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پھر خدا تمہیں برکت دے۔

(5) حضرت زبیرؓ کے پاس بوجہ ان کے امین ہونے لوگ اپنے مال امانت رکھ جاتے تھے۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ ضائع نہ ہو جائے۔ آپ اسے اپنے اوپر قرض قرار دے لیتے تھے۔ متعدد صحابہ کا مال ان کے پاس امانت رہتا تھا۔ اور وہ اس قدر دیانت داری سے کام لیتے تھے۔ کہ ان لوگوں کے اہل و عیال کے لئے بھی بوقت ضرورت اپنی جیب سے خرچ کر دیتے تھے۔ لیکن ان کی امانت نہیں چھیڑتے تھے۔

(6) ایک دفعہ ایک صحابیؓ کی اونٹنی گم ہوئی۔ تو انہوں نے ایک دوسرے صحابیؓ سے کہا کہ اگر کہیں مل جائے۔ تو پکڑ لینا۔ اتفاقاً انہیں اونٹنی مل گئی۔ لیکن اس کا مالک کہیں چلا گیا۔ انہوں نے اونٹنی کو بحفاظت تمام اپنے ہاں رکھا۔ اور مالک کی تلاش کرتے رہے۔ مگر اسے نہ ملنا تھا۔ نہ ملا۔ ایک روز وہ اونٹنی سخت بیمار ہو گئی۔ بیوی نے اسے ذبح کر ڈالنے کا مشورہ دیا۔ گھر میں فاقہ کشی کی نوبت پہنچی ہوئی تھی۔ لیکن آپ کی امانت نے اسے ذبح کرنا گوارا نہ کیا۔ اور اونٹنی مر گئی۔

(7) ایک صحابیؓ کے پاس کسی کی امانت محفوظ تھی۔ لیکن مالک کہیں چلا گیا وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جاؤ۔ اور ایک سال تک تلاش کرو۔ چنانچہ انہوں نے پوری کوشش کی۔ لیکن وہ نہ ملا۔ سال کے بعد پھر دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ وہ نہیں ملا۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر تلاش کرو۔ چنانچہ سال کے بعد پھر آ کر کہا۔ کہ وہ نہیں ملا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ کہ اس قبیلہ کا جو آدمی پہلے ملے۔ اس کے حوالے کر دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(8) حضرت عقیل بن ابی طالب جنگ حنین کے بعد واپس آئے۔ تو بیوی نے پوچھا۔ کہ مال غنیمت میں کچھ لائے ہو۔ یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ ایک سوئی کپڑے سینے کے لئے ہے۔ یہ کہہ کر سوئی بیوی کے حوالہ کر دی اتنے میں منادی کرنے والے کی آواز آئی۔ کہ جو کچھ مال غنیمت میں سے کسی کے پاس ہے۔ وہ جمع کرا دے۔ چنانچہ آپ نے فوراً سوئی بیوی سے لے لی۔ اور جا کر جمع کرا دی۔

(9) فتح خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ نے وہاں کی زمینیں مقامی مزارعین کو بٹائی پر دے دی تھیں۔ جب فصل پک کر تیار ہوئی تو آپؐ نے ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو پیداوار کا حصہ لینے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے جا کر پیداوار کے دو حصے کر دیئے اور مزارعین سے کہا۔ کہ ایک حصہ جو تمہیں پسند ہو۔ تم لے لو۔ لیکن یہود اس سے زیادہ لینے کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کئے۔ اور بطور رشوت حضرت عبداللہؓ کو دینا چاہے۔ تا ان کے ساتھ رعایت کر دیں۔ لیکن انہوں نے جواب دیا۔ کہ اے یہود تم میرے نزدیک مبغوض ترین مخلوق ہو۔ لیکن یہ بغض مجھے تمہارے ساتھ کسی ناانصافی پر آمادہ نہیں کر سکتا۔ باقی رہا رشوت کا سوال تو یہ مال حرام ہے۔ اور مجھ سے یہ امید نہ رکھو کہ میں یہ کھانے کے لئے تیار ہوں گا۔

(10) حضرت ابو بکرؓ بھی قبول اسلام کے وقت نوجوان تھے۔ رسول کریم ﷺ نے 40 سال کی عمر میں دعویٰ رسالت کیا۔ اور آپ آنحضرت ﷺ سے اڑھائی سال چھوٹے تھے۔ اسلام سے قبل آپ بہت بڑے تاجر تھے۔ اور آپ کی دیانت و امانت مسلمہ تھی۔ قریش میں بہت عزت کے مالک تھے۔ ایام جاہلیت میں بھی خون بہا کی رقوم آپ کے پاس جمع ہوتی تھیں۔ اگر کسی دوسرے شخص کے پاس کوئی رقم جمع ہوتی تو قریش اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔

(1) ایرانیوں کے ساتھ نبرد آزما ہوتے اور فتوحات حاصل کرتے ہوئے جب مجاہدین اسلام نے نہاوند کے آتشکدہ کو ٹھنڈا کیا۔ تو آتشکدہ کے ایک پجاری نے ایک صندوقچہ لا کر حضرت حذیفہ بن الیمان کے سپرد کیا۔ جو بیش قیمت جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور جو اس کے پاس شاہی امانت کے طور پر تھا۔ یہ کوئی مال غنیمت نہ تھا۔ بلکہ پرائیویٹ طور پر حاصل شدہ چیز تھی یا کم سے کم اگر کوئی شخص دیانت داری کی باریک راہوں کا خیال نہ رکھے۔ تو وہ ایسے مال کو اپنے تصرف میں لانے کے لئے کئی تاویلیں کر سکتا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ سب کا سب قومی خزانہ میں داخل کر دیا۔

○○○

یاد رفتگان

میاں خیر محمد احمدی

میاں عبدالرحمان صاحب احمدی

مکرم و محترم میاں عبدالرحمان صاحب خاکسار کے بڑے بھائی تھے۔ جن کے اوصاف حمیدہ' جماعتی خدمات اور سلسلہ عالیہ سے محبت اور مخلوق خدا سے ہمدری کا ذکر بغرض دعا عرض ہے۔

میاں صاحب موصوف 1906ء میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم پرائمری تک حاصل کی۔

آپ نے بیعت 1925ء میں کی اور اس وقت سے تادم وفات سلسلہ عالیہ کے فدائی بن گئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب و رسائل کے مطالعہ سے اردو۔ فارسی اور عربی میں کافی دسترس حاصل ہوئی۔

آپ بہت خوش الحان تھے۔ صبح کی عبادت سے قبل بیت الاحمدیہ ڈیرہ غازی خاں میں لاؤڈ سپیکر پر عربی قصیدہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بلاناغہ روزانہ خوش الحانی سے پڑھا کرتے اس کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظمیں اکثر مقامی جلسوں میں پڑھا کرتے۔

گھر میں تلاوت باقاعدہ کرتے۔ عبادت و نوافل خشوع و خضوع سے ادا کرتے۔ ایک بہت دعا گو اور مرنجاں مرنج بزرگ دوست تھے۔ بفضل خدا موصی تھے۔ جماعتی کاموں اور چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آپ ایک لمبے عرصہ تک مقامی جماعت کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے۔ ہر سال مقامی جلسہ سالانہ کا سارا انتظام آپ ہی کرتے۔ بیت الذکر سے بڑی محبت تھی۔ تقریباً پانچوں وقت باجماعت عبادت میں شامل ہوتے مقامی بیت کی دکانات اور مہمان خانہ کی تعمیر اپنی زیر نگرانی کرائی۔ جن کے کرایہ سے مقامی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ جو کہ مستقل آمدنی کا ذریعہ ہے۔

دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے۔ ایک نڈر و مثالی احمدی تھے۔ اپنوں اور غیروں میں مقبول۔ صائب مشورہ کے علاوہ ہر ایک کے دکھ سکھ میں بلا امتیاز شریک ہوتے۔ اور ہر قسم کی مدد کرتے۔ جس میں مالی امداد بھی شامل ہوتی۔

آپ کی شادی 1930ء میں منشی غلام رسول صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ساری عمر میاں بیوی خوش و خرم رہے۔ یہ مشیت ایزدی تھی۔ کہ آپ کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ بلکہ وہ اپنے بھتیجوں اور بھتیجیوں کو ہی اپنی اولاد سمجھتے تھے اور ان کی پرورش اور تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ بڑے ہی رحمدل' خداترس' ایماندار' دیانت دار اور فرض شناس بزرگ تھے۔

13 جنوری 1980ء کو چوہتر سال کی عمر میں ڈیرہ غازی خان میں وفات پائی۔ مقامی طور پر جنازہ ہوا۔ جس میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں حضرت امام جماعت احمدیہ ثالث نے بعد ظہر جنازہ پڑھایا۔ 14 جنوری 1980ء کو بمقام ربوہ تدفین ہوئی۔

مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ بھائی صاحب کے درجات بلند کرے۔ اور ان کی بے انتہا خوبیوں اور اچھائیوں کو ہم بھی مقبول رنگ میں جاری و ساری رکھیں۔ آمین

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد- واشنگٹن

قصّہ ایک بخیل کا اور عبرتناک انجام

آج امریکہ میں رخصت تھی- بچے باہر سیر کر لئے چلے گئے- خاکسار اور اہلیہ گھر میں صبح کے معمولات سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کر کے اس کی حمد و ثنا اور شکر گزاری کے اظہار میں مصروف رہے- اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بابرکت ثمرات کے ذکر سے دل مسرور ہو رہے تھے- ان باتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے ذرائع اور طریقوں پر میاں بیوی ہم دونوں بات کر رہے تھے- الٰہی فرمان اور خدا کی مقبول اور برگزیدہ ہستیوں نے غرباء کی خدمت مساکین کی خبرگیری اور مستحقین کی امداد کے سلسلہ میں کس قدر تاکیدی تلقین فرمائی ہے- فقیروں اور محتاجوں سے نرمی کا سلوک ' سائل سے نرمی اور خوش اخلاقی سے بات اور جھڑکی سے ممانعت- نیکی کے اعلیٰ اور برتر مقام کے حصول کے لئے خدا کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق مال خرچ کرنے کے خاص ارشاد پر خصوصی توجہ رہی- حدیث ہے "قیامت کے دن جب کہ کہیں سایہ نہ ہو گا خدا اپنے اس بندے کو عرش کے سایہ میں رکھے گا جس نے پوشیدہ طریقوں سے خدا کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق خرچ کیا- یہاں تک کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو گی کہ دائیں نے کیا خرچ کیا" بایں ہمہ دنیا میں بڑے بڑے بخیل بھی ہوئے ہیں- ہماری باہمی گفتگو کے تسلسل میں بخیلوں کی بات چل نکلی- خاکسار کی اہلیہ نے بہت ہی عبرتناک لرزا دینے والا واقعہ ایک بخیل کا سنایا- یہ واقعہ انہوں نے کسی زمانہ میں سنا تھا- بڑی تفصیل سے من و عن سنا ہوا قصہ بیان کر کے مجھے آمادہ کیا کہ اس قصہ سے قارئین الفضل کو بھی آگاہ کروں- لرزا دینے والا قصہ بخیل کے عبرتناک انجام سے آگاہ کرتا ہے- اس سے قطع نظر کہ ایسے واقعات سچ ہوتے ہیں یا محض نصیحت کی غرض سے بیان کئے جاتے ہیں- آپ اے معزز قارئین اس بخیل کے قصہ کو سنیں-

کہتے ہیں کسی شہر میں دو دوست رہتے تھے- آپس میں ان کا ملنا جلنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا بھی تھا- ایک دوسرے کے حالات سے بھی خوب واقف تھے- ایک غریب تنگ دست اور مفلس اور دوسرا قدرے امیر- متوسط الحال اور نسبتاً خوشحال ' کمانے کی صلاحیت سے آشنا- جو کماتا جمع کرتا- اور جمع کرنا اس کا ہر دم کا رویہ تھا- بلکہ یہ عمل اس کا جنون کی حد تک تھا- اپنی ضروریات پر بھی بہت کم خرچ کرتا دوسروں کو دینا یا کسی کی امداد کا تو تصور بھی اس کے ذہن میں نہ تھا- جو کماتا جمع کرتا چلا جاتا- سالہا سال بلکہ ساری زندگی اس کا یہی شیوہ رہا- اور کمائے ہوئے مال کو اشرفیوں میں تبدیل کر کے محفوظ رکھتا- اپنے غریب دوست جس کے حالات سے یہ امیر واقف تھا کبھی اس کی امداد کسی طرح بھی کرنے کا اسے خیال تک نہ ہوتا- اشرفیوں کا ذخیرہ جمع ہونے کے ساتھ بڑھتا گیا- سالہا سال اسی طرح اس کی کارگزاری رہی کسی مستحق کی نہ امداد کی نہ اپنی ہی ضروریات پر خرچ کرنے کی توفیق پائی- آخر موت کا پیغام آ پہنچا اور مرنے سے پہلے بجائے اس کے کہ جمع شدہ مال کی تقسیم اپنے اقرباء و اعزاء میں کرنے کا انتظام کرتا وصیت کی تو یہ کی کہ میرا جمع شدہ مال جو اشرفیوں کی صورت میں ہے میرے ساتھ قبر میں ایک تھیلے میں ڈال کر رکھ دیا جائے- تجہیز و تکفین و تدفین ہو گئی- اشرفیاں قبر میں رکھ دی گئیں- کئی مہینے گزر گئے ایک دن اس کے غریب دوست کو خیال آیا اشرفیاں جو قبر میں رکھ دی گئی تھیں کسی طرح ان کو نکالا جائے- اسے اپنے دوست کی وصیت کا علم تھا اور وصیت کے مطابق عمل درآمد کی بھی خبر تھی- اس بناء پر ایک رات قبرستان گیا جہاں اس کے دوست کی قبر تھی- اپنے دوست کی قبر کھودی- کیا دیکھتا ہے کہ تھیلا تو موجود نہیں لیکن اشرفیاں اس کے جسم پر چپکی ہوئی ہیں- اشرفیوں کو دیکھ کر پہلے تو اسے خوشی ہوئی- سمجھا کہ سارا مال اب اس کے قبضہ میں ہے- لیکن جونہی ایک اشرفی کو جسم سے اتارنے کے لئے ہاتھ لگایا اور اٹھانے لگا تو اس کے ہاتھ کا وہ حصہ جو اشرفی پر لگا تھا اس شدت سے جلا کہ چیخیں مارنے لگا اور وہاں سے بھاگ نکلا- ہاتھ کا وہ حصہ جو اشرفی کو لگا تھا ساری عمر وہ حصہ جلتا رہا- ہر وقت پانی کا ایک چھوٹا سا تھیلہ اپنی گردن میں لٹکائے رکھتا اور اپنا ہاتھ اس میں ڈالے رکھتا تا اسے قدرے آرام و چین نصیب ہو- اور جلن کم ہو- ساری زندگی بالآخر اس کی اسی حالت میں گزری - اشرفیاں ساری کی ساری جہنم کی آگ سے آگ بن گئی تھیں اور آگ بن کر بخیل کے جسم کو عذاب دے رہی تھیں- یہ ایک علامتی اور اشاراتی حکایت معلوم ہوتی ہے جس کو حقیقت پر محمول کرنا محل نظر ہے بہر حال اس سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ بخیل جو اپنا مال جمع کرنے میں عمر گزار دیتا ہے- اور اپنے مال سے غرباء و مساکین اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے احتراز کرتا ہے انجام کار یہی مال آگ بن کر اسے جلاتا جھلساتا اور خاکستر کر دیتا ہے- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کس قدر کرم و احسان ہے- مال دیتا ہے اور ساتھ ہی خرچ کرنے کی توفیق بھی دیتا ہے- اپنے مال سے مساکین ' غرباء اور مستحقین کی بھی امداد کرنے کی تلقین فرماتا ہے تا وہ مال بھی پاک ہو- اور دینے والا بھی پاک ہو کر اللہ کی رضا کی جنت میں داخل ہو-

ایک خاص دعا جس میں بخل سے بچنے کی بھی دعا ہے یہ ہے- میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم و فکر سے اور پریشانی سے میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں کمزوری ' بزدلی اور بخل و کنجوسی سے- میں تیری پناہ چاہتا ہوں بے کسی اور سستی سے اور تیری پناہ کا طلب گار ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کی زیادتی اور سختی سے"-

سید ظہور احمد شاہ

زراعت کے نئے افق

اس میں کیا شک ہے کہ دنیا واقعی اب "گلوبل ولیج" بنتی چلی جا رہی ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کافی حد تک بن چکی ہے- اور زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں جس میں کسی قسم کی ترقی صرف اسی ملک تک محدود ہو جس میں یہ شروع ہوئی ہو بلکہ اس کا اثر فوری طور پر دوسرے ملکوں میں ہونا شروع ہو جاتا ہے- اگر کوئی بھی چیز کسی ملک میں ایجاد کی جاتی ہے یا بنائی جاتی ہے تو فوراً ہی دوسرے ممالک اس سے بہتر اور کم قیمت پر وہ چیز مارکیٹ میں لے آتے ہیں اگرچہ اس کے لئے بہت سارے سرمایہ اور محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس لئے پہلے عموماً سرمایہ دار طبقہ ہی ان نئی نئی ایجادات اور مصنوعات کو بنا کر اور دنیا کے کونے کونے میں فروخت کر کے فائدہ حاصل کرتا تھا- اور جس شخص کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا تھا وہ حسرت بھری نگاہوں سے اس عمل کو دیکھتا رہ جاتا تھا اور باوجود خواہش اور ذاتی محنت رکھنے کے اس دوڑ میں شامل نہیں ہو سکتا تھا- لیکن زراعت ایک ایسا شعبہ ہے جس میں تھوڑا رقبہ اور کم سرمایہ رکھنے والا بھی اس دوڑ میں شامل ہو سکتا ہے اور ہمت اور کوشش کے بل بوتہ پر اپنی حالت کو بدل سکتا ہے- آئے دن ایسے نئے نئے شعبے اور نئی نئی فصلوں کا تذکرہ سننے میں آتا ہے جس کو ہر کوئی شروع کر کے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے-

مچھلی کو بڑے بڑے تالابوں میں پالنے کی صنعت اب پاکستان میں عام ہو چکی ہے اور لوگ اس سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں- ابھی کچھ عرصہ پہلے جوجوبا کے پودے کا عجیب سا نام سننے میں آیا جو کہ صحرائی علاقے میں لگایا جاتا ہے اور ایک دفعہ تھوڑی سی دیکھ بھال کے بعد خود بخود ہی عرصہ دراز تک اپنا پھل دیتا رہتا ہے- جس سے ایسا تیل نکالا جاتا ہے جو کہ مشینوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس طرح سے جو زرمبادلہ ان تیلوں پر خرچ کیا جاتا ہے اسے بچایا جا سکتا ہے اور اس کی بجائے یہ نیا تیل استعمال کیا جا سکتا ہے- کہا جاتا ہے کہ اس کی فی ایکڑ پیداوار لاکھوں روپے کی ہوتی ہے- کئی لوگ اب تک اس کے پودے لگا چکے ہیں اور لگا رہے ہیں-

اور اب مشروم کی باتیں ہو رہی ہیں جس کے لئے نہ رقبے کی ضرورت نہ ٹیوب ویلوں کی- صرف کسی پرانے پولٹری فارم کا شیڈ (Shed) حاصل کریں اور کام شروع کر دیں- یا اگر وہ بھی نہیں تو گھر کا کوئی کمرہ ہی شروع میں اس کے لئے استعمال کریں- لیجئے مشروم بنانے کا کارخانہ شروع ہو گیا-

اس کے علاوہ شتر مرغ پالئے اور اس کے پروں- گوشت اور کھالوں سے فائدہ اٹھائیے- صدیوں سے شتر مرغ کے خوبصورت پر سونے سے بھی زیادہ قیمت پر بکتے رہے ہیں- اور انہی پروں کے لئے اس کی اہمیت تھی- لیکن بعد میں اس کی کھال بھی باقی سب کھالوں پر سبقت لے گئی اور اس کی ٹانگوں سے حاصل ہونے والی کھال تو مگرمچھ کی کھال کے برابر سمجھی جاتی ہے اور جوتا ساز کمپنیوں میں اس کی بڑی مانگ ہے- اور پاکستان میں بھی توباٹا اور سروس جیسے بڑے بڑے جوتا ساز ادارے ہیں وہ کیوں نہ اس کھال کو خریدیں گے- اور یورپ اور امریکہ میں تو اس کا گوشت بھی بہت پسندیدہ ڈش ہے اگر یہاں کے لوگ کچھ عرصہ تک اس کو پسند نہ بھی کریں تو اسے برآمد کیا جا سکتا ہے جس کی قیمت ان ملکوں میں تقریباً چار صد روپیہ فی کلو کے قریب ہے-

ایک ایکڑ پر 10 یا 12 پرندے پالے جا سکتے ہیں- اور ان کے لئے صرف ایک کمرہ ہونا چاہئے جو ہوادار ہو اور جسے یہ جانور اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکیں- اور اس کے علاوہ اس ایکڑ کے گرد باڑ بنوانی ہو گی جس سے پرندے باہر نہ جا سکیں- لیجئے اگر آپ کے پاس ایک ایکڑ زمین ہے تو شروع کیجئے اور راتوں رات امیر بن جائیے- لیکن اس ایک ایکڑ کی فارمنگ پر خرچہ تقریباً دو لاکھ کے قریب ہو گا- لیکن دو سال کے بعد منافع 14 سے 16 لاکھ سالانہ اور وہ بھی مزید کچھ خرچ کئے بغیر دس سے بارہ سال تک- یعنی صرف دو سال میں آپ کا سرمایہ سات آٹھ گنا ہو کر آپ کو واپس مل جائے گا-

خرگوش پالنے کا کام بھی کم فائدہ مند نہیں اور اس کے لئے سرمایہ بھی کم درکار ہوتا ہے- اور خرگوش کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ خرگوش کی بڑھوتری کی رفتار اتنی تیز ہے کہ وہ پاکستان کی تیزی سے بڑھتی ہوئی 14 کروڑ آبادی کی اگلی صدی کی گوشت اور پروٹین کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے- اس کے علاوہ خرگوش اتنے ہی چارہ کی ایک خاص مقدار سے دیگر گوشت مہیا کرنے والے جانوروں کی نسبت پانچ گنا زیادہ گوشت دینے کی صلاحیت رکھتا ہے خرگوش کے گوشت میں دوسرے گوشت (Meat) کی نسبت پروٹین زیادہ ہوتے ہیں اور چربی اور کولیسٹرول کم- گوشت سفید قسم کا جس کو انگریزی میں (White Meat) کہتے ہیں' ہوتا ہے- اس کا ریشہ نفیس اور خوشبودار اور لذیذ اور اشتہا آور (Appetising) ہوتا ہے

لیکن اگر آپ خرگوش کی فارمنگ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے خاص نیوزی لینڈ کا سفید یا کیلیفورنیا کا خرگوش مناسب ہوتا ہے- ویسے ابھی فی الحال اس کی مارکیٹ میں اتنی مانگ نہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اگلی صدی میں بامر مجبوری اسی جانور کو قوم کی گوشت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کرنا پڑے-

خرگوشوں کی طرح ہمارے ملک میں ابھی تک بطخوں کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی جو ہونی چاہئے- حالانکہ بطخیں بھی انڈوں اور گوشت کے لئے مرغیوں کے برابر ہی ہوتی ہیں- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بطخوں کے انڈوں اور گوشت میں بو ہوتی ہے حالانکہ جو بطخیں فارم پر صحیح طرح پر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر کلنٹن کی منطق

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے منظور کردہ نئی متفقہ قرارداد سے امریکہ کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ اگر عراق معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کرے۔ صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ عراق کو ہر وقت غیر مشروط طور پر اپنی زمین کا ہر حصہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کے لئے کھولنا پڑے گا۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو سلامتی کونسل کے تمام اراکین اس پر متفق ہیں کہ عراق کو سنگین ترین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ عراقی حکومت کو کسی غلط فہمی کا شکار نہیں رہنا چاہئے۔

عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ ہم اس معاہدہ کا احترام کرتے ہیں اور اس پر عمل کریں گے۔ لیکن خود اقوام متحدہ کو بھی اس معاہدے کے مندرجات کے مطابق ہی عمل کرنا چاہئے۔ صدر صدام حسین نے یہ باتیں فرانس کے ایلچی سے گفتگو کے دوران کہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ بھی عراق کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔

واشنگٹن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق بعض مبصرین نے عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان معاہدہ ہو جانے کے باوجود امریکی دھمکیوں پر تنقید کی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ میں ناکامی کے بعد اپنی خفت مٹانے کے لئے عراق کو دھمکیاں دے رہا ہے۔ جبکہ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس سمجھوتے کے بعد عراق پر عائد پابندیاں اٹھالینی چاہئیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے جمعرات کو صدر کلنٹن سے ملاقات کی اور عراق کے ساتھ طے پانے والے معاہدے پر بات چیت کی۔

بغداد سے آمدہ تازہ اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں نے جمعرات کو اچانک بارہ مقامات کا دورہ کیا اور انہیں اس سلسلے میں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

○○○

حکمت یار کا ذکر خبروں میں

روس کے خلاف افغان مجاہدین کے مہم اور اس کے بعد کابل میں حکومت کے تشکیل کے دنوں میں ایک افغان مجاہد لیڈر کا نام بار بار سننے میں آتا تھا۔ اور ان کو افغانستان کے سیاسی نظام کا ایک اہم نام قرار دیا جاتا تھا۔ لیکن اس کے بعد یوں ہوا کہ اپنی تمام تر فوجی قوت اور تنظیم کے باوجود وہ رفتہ رفتہ افغانستان کے سیاسی پس منظر سے غائب ہوتے چلے گئے۔ افغانستان میں جب صدر برہان الدین ربانی نے حکومت بنائی تو وزیراعظم کا عہدہ انجینئر گلبدین حکمت یار کو دیا گیا۔ حکمت یار کے بارے کے پاکستان میں بھی بہت سے حامی تھے۔ وزیراعظم کے عہدے پر ان کو کام کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ ان کی صدر ربانی سے محاذ آرائی کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس لحاظ سے حکمت یار کو افغانستان میں نمبر دو کی حیثیت حاصل تھی۔

اب حکمت یار کا نام دوبارہ سننے میں آیا ہے۔ حکمت یار مزار شریف پہنچے ہیں جو طالبان مخالف اپوزیشن کا ہیڈ کوارٹر ہے مسٹر حکمت یار نے کہا کہ وہ طالبان کے خلاف کوئی فوجی اتحاد نہیں بنا رہے۔ مزار شریف میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں یہاں اپوزیشن کی حکومت میں شامل ہونے نہیں آیا۔ کیونکہ میری پارٹی نے اس بات کا اصولی فیصلہ کیا ہے کہ وہ نہ طالبان کے ساتھ شامل ہوں گے اور نہ ہی طالبان کی مخالف اپوزیشن اتحاد کا ساتھ دیں گے بلکہ افغانستان میں امن کے قیام کے لئے غیر جانبدارانہ انداز میں اپنی کوششیں جاری رکھیں گے۔ انہوں نے افغانستان کے اندرونی معاملات میں بیرونی مداخلت کے فوری خاتمہ کا مطالبہ کیا۔ اور افغان گروپوں میں فوری جنگ بندی کی اپیل کی۔ اور افغانستان میں غیر جانبدار عبوری حکومت قائم کر کے انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا۔

یہ چند مطالبات وہ ہیں جو افغانستان میں عرصہ دراز سے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن جو حکومت قوت پکڑ جاتی ہے وہ ان مطالبات سے انحراف کرتی ہے اور جو حکومت سے باہر ہوتے ہیں اور جنگ لڑ لڑ کر بے حال ہوئے ہوتے ہیں وہ جنگ بندی کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور غیر ملکی مداخلت کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ جب تک یہ باتیں ختم نہیں ہوں گی۔ امن قائم نہ ہو گا۔

○○○

سعودی عرب عراق کی حمایت میں

مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے بعد امریکہ کا سب سے زیادہ قابل اعتماد حلیف سعودی عرب عراق کے بارے میں امریکی پالیسی کی کھل کر مخالفت کر رہا ہے۔ امریکی پالیسی سازوں کو اپنی سوچ پر اب جلد نظر ثانی کر لینی چاہئے۔

سعودی عرب کے شاہ فہد کے بھائی شہزادہ طلال بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ امریکہ عراقی بحران سے نبٹنے کے لئے درست حکمت عملی اختیار نہیں کر رہا۔ فرانس کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں سے صدام حسین کی بجائے عراقی عوام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراقی صدر کو اقتدار سے ہٹانا زیادہ فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

انہوں نے لیبیا اور کیوبا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اقتصادی پابندیاں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں۔ للہذا صدام حسین سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے لیکن مجھے امید نہیں کہ امریکہ صدام حسین سے نجات حاصل کرنے میں واقعی دلچسپی رکھتا ہے تاہم انہوں نے کہا کہ صرف عراق کی فوج ہی صدام حسین کو اقتدار سے ہٹا سکتی ہے۔

○○○

برما میں جمہوریت کی جدوجہد

برما میں جمہوریت کے لئے جدوجہد کا سلسلہ جاری ہے اور بظاہر امید کی کوئی واضح کرن دکھائی نہیں دے رہی۔ ملک پر فوجی حکمران قابض ہیں اور ملک کی جمہوری سیاسی قیادت کو مسلسل ناکام بنایا جا رہا ہے۔ پہلے تو کئی سال تک مسلسل ملک کی جمہوریت کی علامت مادام آنگ سانگ سوچی کو قید میں رکھا گیا۔ کبھی رہا بھی کیا گیا تو مختصر عرصے کے لئے۔ اور پھر دوبارہ گرفتار کیا جاتا رہا۔ اب عالمی دباؤ کے تحت مادام سوچی کو تو رہا کیا جا چکا ہے مگر ان کی سیاسی سرگرمیوں کو مسلسل دباؤ اور قدغنوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

تازہ خبروں کے مطابق برما کی فوجی حکومت نے آنگ سوچی کے حامی چالیس افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ بی بی سی نے برما کے سرکاری ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ گرفتار شدگان ملک میں افراتفری پھیلانے کی سازش میں ملوث تھے۔ اور یہ کہ ان کے حزب اختلاف کی لیڈر آنگ سانگ سوچی سے گہرے مراسم تھے۔

○○○

کب تک!؟

کب آخر آباد ہماری اجڑی دنیا ہو گی
کب تک ہم کو صبر کی مشعل تھامے رکھنا ہو گی

کتنا عرصہ ظلم و استبداد کو سہنا ہو گا
ہم کو کتنی نسلوں کی قربانی دینا ہو گی

کتنے اور جگر گوشوں کا خون پیئے گی آخر
کب سیراب۔ تعصّب کی یہ کالی ماتا ہو گی

کب تک کرتے جائیں گے ہم گرم لہو کو ٹھنڈا
کب تک ہمیں جواں جذبوں کی بازی ہرنا ہو گی

کب تک ہنر ہمارے بے قدری کی بھینٹ چڑھیں گے
کب تک بے ہنری کی ہم کو مالا جپنا ہو گی

روز ہی ڈھونا پڑتا ہے احساس کا مٹی گارا
صبر کی یہ دیوار کہاں تک اونچی کرنا ہو گی

نرم و نازک لفظ کہاں تک نظموں میں ہم برتیں
ان محتاط رویوں کی بھی سمت بدلنا ہو گی

فرض نبھاؤ قدّسی اپنا اہلِ قلم ہو تم بھی
ظلم کی یہ تاریخ ہمیں ہر حال میں لکھنا ہو گی

عبدالکریم قدسی (ہفت روزہ "لاہور" 7 فروری 98ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے دائیں پھیپھڑے میں انفیکشن کی وجہ سے علیل ہیں اور ٹیوب لگی ہوئی ہے۔ اور لاہور کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب لاہور کی ٹانگ ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ موصوف کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نعیم قادر صاحب حال ٹورنٹو ابن مکرم غلام قادر صاحب آف ہارون آباد کی ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن 1998-3-4 ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے تمام احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔
وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں اور تا وہ مقصد حاصل ہو جس کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے مجلس وقف جدید کو قائم کیا تھا۔
(الفضل 9 نومبر 1967ء)

نیز فرمایا۔
اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں.... یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود کچھ شعور رکھتے ہیں وقف جدید کے لئے... رقم دیں... تو اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔ (الفضل 10 نومبر 1967ء)
ناظم مال وقف جدید

مجلس موصیان اور وقف عارضی

○ "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) سیکھنے' (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے۔ (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔..... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم (کلام الٰہی) اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔
اس لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔
(الفضل 10 اپریل 1966ء)
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی))

تعلیمی کلاس کلام الٰہی

○ مورخہ 8 مارچ سے ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی کا ماتحت بیس روزہ کلام الٰہی کی ٹیچر ٹریننگ کلاس ہو رہی ہے۔ تمام امراء اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت سے کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس کے لئے ضرور بھجوائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام ہوگا فارغ احباب تربیت حاصل کر کے معلم بن سکتے ہیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

بقیہ صفحہ 5

بنائے گئے تالابوں میں پالی جائیں ان کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہوتا۔ بطخ کم و بیش مرغیوں جتنے ہی انڈے دیتی ہے اور اس کے انڈے کا سائز بھی مرغی کے انڈے سے قدرے بڑا ہوتا ہے جو کہ ایک فائدہ مندبات ہے۔ بطخیں مرغی سے زیادہ سخت جان جانور ہیں اور بہت کم بیماری کا شکار ہوتی ہیں۔ البتہ ان کی بہتر نشوونما اور بیماری سے بچانے کے لئے مناسب خوراک دی جانی چاہئے۔ لیکن اس کے لئے بھی رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے جو کہ ادارہ ترقیات مرغبانی پنجاب شمس آباد مری روڈ راولپنڈی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مردم شماری کے لئے مقررہ مدت میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا تمام اعتراضات کا جواب دینے کے لئے وزیر خزانہ سرتاج عزیز کو کہہ دیا ہے۔ پختونخواہ والے معاملہ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس معاملے کو ری اوپن کرنے کی ضرورت نہیں۔ بھارت میں نئی حکومت بننے پر ہی کوئی تبصرہ کریں گے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تصادم نہیں۔ پیار اور محبت چاہتا ہوں وزیر اعظم نے سٹار ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ سیاست سے کچھ نہیں پایا کھویا ہی کھویا ہے۔ بیٹے سیاست میں آتے دکھائی نہیں دیتے۔ وہ اس سے دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔ بچوں کی تربیت کلثوم کی ذمہ داری ہے مجھے تو بعض اوقات یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کونسا بچہ کس جماعت میں پڑھتا ہے۔ میں سیدھا سادھا آدمی ہوں۔ سوچا بھی نہ تھا کہ سیاست میں آؤں گا۔ یونہی چلتے چلتے موقع مل گیا۔ بچپن میں سکول کے باہر زمین پر بیٹھ کر نان چنے کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔ اب ایسا نہیں کر سکتا۔ کرکٹ میں آل راؤنڈر تھا۔ بیٹسمین کے طور پر جاتا تھا۔ جان میجر کو بھی ہرایا تھا۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ دہشت گردی کا خاتمہ اولین ترجیح ہے۔ حالات اب پہلے سے بہتر ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر اعظم کو رپورٹ دی ہے کہ دہشت گردی کی وارداتوں میں کمی ہوئی ہے سیکورٹی پلان پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔

○ ملتان میں دہشت گردوں نے تحریک جعفریہ کے کارکن سمیت تین افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ شہر میں دہشت گردی کے خلاف مکمل ہڑتال کی گئی اور گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ پولیس اور رینجرز گشت کرتے رہے۔ تحریک جعفریہ کے کارکن دن بھر مظاہرے کرتے رہے۔ ملتان اور دیگر اضلاع میں چھاپہ مار کر درجنوں افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سپاہ صحابہ نے اس واقعہ سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک نوجوان ناصر 7 بہنوں کا ایک بھائی تھا۔ اور بچپن میں ہی اس کا باپ وفات پا چکا تھا۔

○ لاہور میں مختلف واقعات کے دوران ایک مسجد کے جواں سال قاری کو قتل کر دیا گیا۔ ایک محنت کش کی مزاحمت پر ڈاکوؤں نے اسے مار ڈالا۔ جبکہ ایک سکول ماسٹر نے اے جی آفس کی چھٹی منزل سے چھلانگ لگا کر زندگی کا خاتمہ کر لیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ دائر کی گئی ہے کہ ملک میں اسلام کے نام پر عوام سے کیڑوں مکوڑوں جیسا سلوک ہو رہا ہے۔ غریب کو دو وقت کی روٹی نصیب نہیں جبکہ حکمرانوں کے لئے حد سے زیادہ مراعات ہیں حکمرانوں کی 2۔ارب روپے کی یومیہ عیاشی کو بند کیا جائے۔

○ بی بی سی نے اپنے پروگرام "میزان" میں مردم شماری سے متعلق مختلف شکایات کا جائزہ لیتے ہوئے سوال کیا ہے کہ مردم شماری اتحاد ہے یا تقسیم؟ بی بی سی کے مطابق مردم شماری کا آغاز 17ویں صدی میں ہوا تھا۔ جبکہ برصغیر پاک و ہند کے علاقے میں پہلی جامع و جدید مردم شماری انگریزوں کے زیر انتظام 1871ء میں ہوئی۔ موجودہ مردم شماری کے حوالے سے بی بی سی نے کہا کہ سیاسی حلقوں کا آبادی کے نتائج میں تبدیلی تسلیم کرنا ناممکن ہے۔ مردم شماری پر ہر صوبے کا اپنا موقف ہے۔ اس پروگرام میں بی بی سی نے مردم شماری سے متعلق مختلف رہنماؤں کے بیانات بھی نشر کئے۔ اچکزئی نے کہا کہ بلوچ اقتدار میں ہونے والی مردم شماری پشتون قبول نہیں کریں گے۔ حبیب جالب نے کہا کہ لاکھوں غیر ملکیوں کی پاکستان میں موجودگی کی وجہ سے جمہوری نظام غیر متوازن ہونے کا خطرہ ہے۔ آفتاب شیخ نے کہا کہ سندھی تو کب کے اقلیت بن چکے ہیں۔ محمد عارف نے کہا کہ مردم شماری کے نتائج سے سب سے بڑی تبدیلی شہروں کی آبادی میں اضافہ ہو گا۔ بیگم نسیم ولی نے کہا کہ حکومت کا یہ کہنا کہ وسائل منجمد کر دیئے جائیں گے سراسر ناانصافی ہے۔

○ مردم شماری کے عملے کو معلومات حاصل کرنے کے لئے کسی بھی گھر میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ اور انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ڈیوٹی کے دوران چار دیواری کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے خوش اخلاقی سے معلومات حاصل کریں۔ گھر کا سربراہ باہر ہی تمام معلومات دے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ جو کچھ سیکھا ہے اپنے والد سے سیکھا ہے وہ میرے لئے نمونہ ہیں۔ جتنی خوبیاں میرے والد میں ہیں بہت کم لوگوں میں دیکھی ہیں۔ وہ امانت دار جفاکش' مزدور اور شفیق ہیں۔ یہ باتیں وزیر اعلیٰ نے ایک ماہنامہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی ہیں۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر عابد حسن منٹو نے کہا ہے کہ عدالتوں نے کئی فیصلے حکومت کے دباؤ پر دیئے ہیں۔ بھٹو کیس' حیدر آباد سازش' گنگا ہائی جیکنگ کیس اور مولوی تمیز الدین کیس میں ایسا ہی ہوا۔ سجاد علی شاہ کو باہر کے دباؤ پر چیف جسٹس کے عہدے سے ہٹایا گیا۔ سرکاری آئینی پیکیج سے آئین کا حلیہ بگڑتا ہوا محسوس ہوا تو سپریم کورٹ بار حکومت کے خلاف مہم چلائے گی۔

○ پنجاب پولیس کے اعداد و شمار کے مطابق قیام پاکستان کے بعد 50 سال میں صرف صوبہ پنجاب میں ایک لاکھ افراد قتل اور اتنی ہی عورتوں سے زیادتی ہوئی۔ 1947ء سے 1997ء تک پنجاب پولیس نے کل ایک کروڑ مقدمے درج کئے۔ نقب چوری اور ڈکیتی کی 10 لاکھ مجموعی وارداتوں میں اربوں روپے لوٹے گئے۔ جرائم کے لحاظ سے 1997ء بدترین سال رہا ہے۔ 1980ء کے بعد اغوا کی وارداتوں میں تیزی آگئی۔

○ ٹریڈ سرٹیفکیٹ جمع نہ کرانے والوں کو گیارہ گنا جرمانہ ہو گا۔ جرمانہ ادا نہ کرنے والوں کو سیلز ایکٹ کے تحت سزا ہو گی۔ 3 لاکھ سالانہ سیل پر 500 اور 50 لاکھ سے زائد پر 10'000 کا ٹریڈ ٹیکس جاری ہو گا۔ سرٹیفکیٹ آئندہ چند روز میں مرکزی انجمن تاجران کو مل جائیں گے۔ سرٹیفکیٹ نہ لینے والے سزاوار ہوں گے۔

○ وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے ٹریڈ ٹیکس کا حصول ہی تاجروں کی جنرل سیلز ٹیکس کے لئے رجسٹریشن تصور ہو گی۔ اسلامی نفاذ کے لئے قافلے بنا کر نکلنے والے دراصل چوری کا مال بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

○ مذہبی جماعتوں نے "جیل بھرو تحریک" چلانے والے تاجروں کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کی اظہر سعید بٹ اور تاجر ایکشن کمیٹی کے صدر سے ملاقاتیں کی ہیں۔

○ دریائے چناب میں سیلاب آجانے سے سینکڑوں دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے شدید طغیانی کے باعث شجاع آباد' جلالپور' پیروالہ علی پور اور شہر سلطان سمیت کئی علاقوں میں 20 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ گندم اور گنے کی کھڑی فصل تباہ ہو گئی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت خواتین کی عزت نفس بحال کرنے کے اقدامات کرے۔ انتظامیہ عدلیہ اور مقننہ میں مرد خواتین کا امتیاز ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

○ پشاور سے براستہ ڈیرہ غازی خان کراچی جانے والی خوشحال ایکسپریس کی ایک بوگی کا دروازہ ٹوٹ گیا جس سے سوئے ہوئے مسافروں کی چیخیں نکل گی۔ قبل ازیں خوشحال ایکسپریس کا فرش ٹوٹنے سے کئی افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان : 212515 رہائش : 212300

پلاٹ برائے فروخت
برموقع شکور پارک پلاٹ نمبر 1 برقبہ 10 مرلہ
برلب سڑک نزد خالدہ ہسپتال ربوہ
برائے رابطہ : عبدالرحمٰن
رحمان جنرل سٹور گولبازار - ربوہ
گھر : 995 دوکان 213160 PP

ربوہ کا مثالی نرسری سکول
کڈز وزڈم ہاؤس
نصرت جہاں اکیڈمی کیلئے تیاری
بہترین تعلیم و تربیت
دارالبرکات ربوہ Ph: 212745

قطعہ اراضی برائے فروخت
ایک قطعہ اراضی رقبہ 16 کنال ساہیوال روڈ ربوہ پر قابل فروخت ہے۔ رقبہ برلب سڑک ہے پختہ چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ نیز عارضی رہائش کے لئے دو کمرے بھی بنے ہوئے ہیں
خواہشمند حضرات رابطہ کریں
نمبرز : 211202 - 213161

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے :
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
212464/0341 - موبائل 775060
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
دفتر 552388 رہائش 593863
• ربوہ پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
دفتر : 213115

ھوالشافی
شعبہ تشخیص و تجویز
ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباء کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گردو نواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے دواخانہ میں نہ آسکتے ہوں تو جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔ آپکا خادم
ناظم اعلیٰ دواخانہ حکیم اکمل خان 429888
مرکز الشفاء مرچوک صادق آباد راولپنڈی